

## شیخ سعدی شیرازی

شیخ مشرف الدین بن مصلح الدین سعدی شیرازی ۱۱۸۳/۵۲۰۶ء کے لگ بھگ ایران کے صوبہ فارس کے مشہور شہر شیراز میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم شیراز میں حاصل کرنے کے بعد مشہور سلجوقی وزیر نظام الملک طوسی مولف ”سیاست نامہ“ کے قائم کردہ دارالعلوم ”نظامیہ بغداد“ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور عبدالرحمن جوزی اور شہاب الدین سہروردی جیسے شہرہ آفاق علماء سے کسب فیض کیا۔ نظامیہ بغداد سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ایران میں یورش تاتار کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بد امنی اور ابتری کے باعث عراق، عرب، شام، فلسطین، مصر کے لیے نکل کھڑے ہوئے اور ملکوں ملکوں گھومتے پھرے۔ آخر کار شیراز واپس آگئے جہاں انہوں نے ۶۵۵ اور ۶۵۶ ہجری میں اپنی مشہور زمانہ کتابیں ”بوستان“ اور ”گلستان“ لکھیں جن میں اپنی زندگی بھر کے تجربات کا نچوڑ پیش کیا۔ یہ دونوں کتب آج بھی دنیا و آخرت کو سدھارنے اور سنوارنے کا ایک بہترین ذریعہ ہونے کے ساتھ ساتھ درستی اخلاقی اور تعمیر شخصیت و کردار کا نہایت عمدہ وسیلہ ہیں۔

شیخ سعدی نے ۶۹۱ھ بمطابق ۱۲۹۱ء شیراز میں وفات پائی۔ شیراز میں اُن کا مزار پر انوار

”سعدیہ“ کے نام سے مشہور ہے۔

سعدی نہ صرف ایک عظیم شاعر تھے بلکہ ایک بے مثال نثر نگار بھی تھے۔ گلستان ان کا نثری

شاہکار ہے جس کا گزشتہ صدیوں میں کوئی ادیب جواب پیش نہیں کر سکا۔

”گلستان“ سعدی کی نثر فارسی کی خوبصورت ترین نثر ہے۔ یہ ادبی اور مستجع و مقفی ہونے

کے باوجود مشکل نہیں ہے۔ گلستان کے اکثر جملے ضرب المثل کا درجہ اختیار کر چکے ہیں۔

☆☆☆

## گل‌های گلستان سعدی

(۱) آورده اند که نوشیروان عادل را در شکار گاهی صیدی کباب کرده بود و نمک نبود. غلامی به روستا رفت تا نمک آرد. نوشیروان گفت: "نمک به قیمت بستان تا زسمی نشود و ده خراب نگردد." گفتند: "ازین قدر چه خلل آید؟"

گفت: بنیادِ ظلم در جهان اول اند کسی بوده است هر که آمد برومزیدی کرده تا بدین غایت رسیده است."



(۲) یاد دارم که در ایام طفولیت متعبّد بودمی و شب خیز و مولع زهد و پرهیز-شی در خدمت پدرا رحمته الله علیه نشستم بودم و همه شب دیده برهم نیسته و مصحفِ عزیز بر کنار گرفته و طایفه ای گردِ ساخفته- پد را گفتم "از اینان یکی سر بر نمی دارد که دو گانه ای بگزارد- چنان خوابِ غفلت برده اند که گویی نه خفته اند که مرده اند!"

پدر گفت: "جان پدرا تو نیز اگر بختی به که در پوستینِ مردم افتی."



(۳) هرگز از دور زمان نسا لیدم و روی از گردشِ آسمان درهم نکشیدم مگر وقتی که پایم برهنه مانده بود و استطاعت پای پوش نداشتیم- به جامع کوفه در آمدم دلتنگ- یکی را دیدم که پای نداشت- شکر نعمت حق تعالی به جای آوردم و بر بی کفشی صبر کردم-



(۴) مردی را چشم درد خاست- پیش بیطار رفت تا دوا کند- بیطار از آنچه در چشم چار پای می کرد در دیده او کشید و گور شد- به دا و بردند- گفت: "بر او هیچ تاوان نیست- اگر این خرنبودی پیش بیطار نرفتی-"



(۵) دو کس رنج بیسوده بردند و سعی بی فایده کردند- یکی آنکه اندوخت و نخورد و دیگر آنکه آموخت و نکرد-

علم چند آنکه بیشتر خوانی	چون عمل در تو نیست نادانی
نه محقق بود نه دانشمند	چار پایی بروا کتابی چند
آن نسی مغز را چه علم و خبر	که برا وهیزم است یا دفتر



(۶) پادشاهی با غلامی عجمی در کشتی نشست و غلام هرگز دریا را ندیده بود و محنت کشتی نیاز موده، گریه وزاری در نهاد ولرزه براندامش افتاد، چندانکه ملاحظت، کردند - آرام نمیگرفت و عیش ملک، از و مُنقَص بود، چاره ندانستند - حکیمی در آن کشتی بود، ملک را گفت: "اگر فرمان دهی، من او را به طریقی خاموش گردانم -" گفت: "غایت لطف و کرم باشد -" بفرمود تا غلام را به دریا انداختند، باری چند غوطه خورد، مویش گرفتند و سویی کشتی آوردند - به دو دست در سگان کشتی آویخت، چون بر آمد، بگوشه ای بنشست و آرام یافت - ملک را عجب آمد، پرسید: "درین چه حکمت بود؟" گفت: "اَوَّل محنت غرق شدن و نچشیده بود و قدر سلامت کشتی نمی دانست، همچنین قدر عاقبت کسی داند که به مصیبتی گرفتار آید -"

(گلستان سعدی)

## فرہنگ

آوردہ اند	:	کہتے ہیں -
نوشین روان	:	روان شیرین ، جان شیرین - نوشیروان (ایران کے ایک بادشاہ کا نام)
را	:	کو۔ یہاں " کے لیے " کے معنوں میں آیا ہے -
صید	:	شکار -
روستا	:	دہ ، گاؤں
بستان	:	مصدرستاندن سے فعل امر: لینا
رسم	:	رواج ، دستور -
خراب نگردد	:	تباہ (برباد) نہ ہو جائے
مزیدی	:	کچھ زیادہ ، اور اضافہ -
بدین غایت	:	اس حد تک -
طُفُولِیَّت	:	لڑکپن -
مُتَعَبِد	:	عبادت کُنندہ ، عبادت کرنے والا -
شب خیز	:	شب بیدار ، رات کو جاگنے والا -
دیدہ برہم بستن	:	آنکھ بند کرنا (جھپکنا)
مُصَحَّفِ عَزِیز	:	قرآن مجید -
درپوستینِ مردم اُفتادن	:	لفظی مطلب ہے لوگوں کی پوستین میں گھسنا ، دوسروں کے معاملہ میں ٹانگ اڑانا -
دورِ زمان	:	زمانے کی گردش -
روی درہم کشیدن	:	سُنہ بنانا ، ناراض ہونا -
پای پوش	:	پاپوش ، جوتا -
جامع کوفہ	:	کوفہ کی جامع مسجد -
دلتنگ	:	افسردہ -
سپاس بجای آوردن	:	شکر بجالانا -
کفش	:	جوتا -
بیطار	:	سَلوَتِری ، مویشیوں کا ڈاکٹر -
دیدہ	:	چشم ، آنکھ -

قاضی۔	:	داور
اگر خرنمی بُود، اگر وہ گدھانہ ہوتا۔	:	اگر خرنبودی
نمی رفت، وہ نہ جاتا۔	:	نرفتی
دو افراد۔	:	دو کس
خواہ مخواہ تکلیف اٹھانا۔	:	بیہودہ رنج بردن
ایک چوپایہ۔	:	چارپائی
خالی دماغ، بیوقوف۔	:	تھی مغز
ایندھن۔	:	ہیزم
تکلیف، رنج۔	:	محنت
نکدر، کبیدہ	:	مُنْفَص
نہایت۔	:	غایت
کشتی کا پچھلا حصہ۔	:	سکانِ کشتی
بُرا۔	:	زشت
غرق ہونے کی تکلیف۔	:	محنتِ غرق شدن
حیران ہونا۔ حیرانی میں آنا۔	:	عجب آمدن

## تمرین

- ۱- نوشیروان چه گفت؟
- ۲- پدر بہ پسر چه گفت؟
- ۳- وقتی سعدی شخصی را دید کہ پای نداشت چه کار کرد؟
- ۴- داو رہ بہ بیمار چه گفت؟
- ۵- گلستان نوشتہ کیست؟
- ۶- چرا عیش پادشاہ بہ ہم خورد؟
- ۷- حکمی ملک را چه گفت؟
- ۸- پادشاہ چرا تعجب کرد؟
- ۹- آورده اند، کباب کردند، بقیمت بستان، رسم نشود، نشستہ بودم، بخفتی، برو، کون کون سے افعال ہیں ان کے معانی لکھیں۔
- ۱۰- شکار گاہی اور غلامی میں "ی" بطور "یائے وحدت" استعمال ہوا ہے۔ بخفتی اور بیافتی میں "ی" کی کون سی قسم استعمال ہوتی ہے۔
- ۱۱- گردشِ آسمان، دورِ زمان اور سپاسِ نعمت میں مضاف، مضاف الیہ اور حرفِ اضافہ کی نشاندہی کیجیے۔

